سرکاری رپورٹ (مباحثات)

پانچواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 15/دسمبر 2018ء بروز ہفتہ بمطابق 7 ربیع الاوّل 1440 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	دُعائے مغفرت۔	04
3	چیئرمینوں کا پینل۔	04
4	نومنتخب ممبران کی حلف برداری۔	04

جلد 5 ☆☆☆ شمارہ 1

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر عبدالقدوس بزنجو

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سردار بابر خان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب شمس الدین

ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب مقبول احمد شاہوانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 15/دسمبر 2018ء بروز ہفتہ بمطابق 7 ربیع الاوّل 1440 ہجری، بوقت شام 4 بجکر 15 منٹ پر زیر صدارت میر عبدالقدوس بزنجو، اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر:

السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اذۡکُرُوا اللّٰہَ ذِکۡرًا کَثِیۡرًا ۙ﴿۴۱﴾ وَّ سَبِّحُوۡہُ بُکۡرَۃً وَّ اَصِیۡلًا ﴿۴۲﴾ ہُوَ الَّذِیۡ یُصَلِّیۡ عَلَیۡکُمۡ وَ مَلٰٓئِکَتُہٗ لِیُخۡرِجَکُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ؕ وَ کَانَ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَحِیۡمًا ﴿۴۳﴾ تَحِیَّتُہُمۡ یَوۡمَ یَلۡقَوۡنَہٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَ اَعَدَّ لَہُمۡ اَجۡرًا کَرِیۡمًا ﴿۴۴﴾

پارہ نمبر ۲۲ سُوۡرَۃُ الاحزاب آیات نمبر ۴۱ تا ۴۴

ترجمہ: اے ایمان والو! یاد کرو اللہ کی بہت سی یاد۔ اور پاکی بولتے رہو اُس کی صبح اور شام۔ وہی ہے جو رحمت بھیجتا ہے تم پر اور اُس کے فرشتے تاکہ نکالے تم کو اندھیروں سے اُجالے میں اور ہے ایمان والوں پر مہربان۔ دعا ان کی جس دن اُس سے ملیں گے سلام ہے اور تیار رکھا ہے ان کے واسطے ثواب عزت کا۔ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم۔

جناب اسپیکر: جزاک اللہ۔ بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔

میر ظہور احمد بلیدی(وزیر محکمہ اطلاعات وہائر ایجوکیشن): جناب اسپیکر! کل تربت میں دہشتگردی کے واقعہ میں ایف سی کے چھ اہلکار شہید اور کچھ زخمی ہوئے ہیں۔ جو شہید ہوئے اُن کیلئے دُعا مغفرت اور جو زخمی ہوئے ہیں ان کی صحت یابی کے لئے دُعا۔ اور اس کے علاوہ ہمارے سینئر سردار محمد اعظم موسیٰ خیل انتقال کر گئے ہیں اُن کیلئے بھی دُعائے مغفرت کی جائے۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! سابقہ رُکن صوبائی اسمبلی بلوچستان اور سینئر سردار محمد اعظم موسیٰ خیل آج قضائے الٰہی سے وفات کر گئے۔ ابھی تک اُن کی تدفین نہیں ہوئی ہے، کل صبح ہوگی اور یقیناً اُن کی خدمات اس اسمبلی کے فلور کیلئے یہاں اُنہوں نے مختلف موضوعات پر گرانقدر خدمات انجام سرانجام دیئے ہیں، صوبائی اسمبلی کے ممبر کے طور پر اور پھر گزشتہ تین سال سے جب وہ سینیٹ آف پاکستان کے رُکن تھے یقیناً انہوں نے اس صوبے کے عوام کیلئے، اپنے عوام کیلئے اور ملک کی تمام جمہوری قوتوں کیلئے اُن کی جدوجہد اُن کی لازوال قربانیاں یقیناً میں بحیثیت ایم پی اے تمام ہاؤس کی جانب سے اُن کی ناقابل بیان قربانیوں پر اُنہیں زبردست خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔ جب اُن کی تدفین ہوگی تو پھر اگلے دن اُن کی ایصال ثواب کیلئے دُعا بھی کی جائیگی بڑی مہربانی۔

(اس مرحلے پر مرحومین کی ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب اسپیکر: مَیں بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۱۳ کے تحت رواں اجلاس کے لئے حسب ذیل اراکین اسمبلی کو پینل آف چیئرمین کے لئے نامزد کرتا ہوں۔

۱۔ مسٹر دنیش کمار ۲۔ جناب اصغر خان ترین

۳۔ محترمہ زینت شاہوانی ۴۔ میر اکبر آسکانی

حلف برداری

سردار مسعود لونی صاحب اور جناب عبدالرشید بلوچ صاحب آپ اپنی نشست پر کھڑے ہو جائیں اور حلف پڑھتا ہوں آپ میری تقلید کریں۔

(اس مرحلے پر معزز ارکان نے حلف عہدہ اُٹھایا۔ ڈیسک بجائے گئے)

جناب اسپیکر: میں نو منتخب اراکین اسمبلی کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے رُکن منتخب ہونے پر دل کی گہرائیوں سے

مبارکباد پیش کرتا ہوں۔(ڈیسک بجائے گئے) جی ثناء بلوچ صاحب۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: شکریہ جناب اسپیکر! کافی عرصہ بعد اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوا ہے۔ بالخصوص اس وقت صوبے میں کافی اہم مسائل ہیں۔لگ تو یہی رہا ہے کہ صوبہ مکمل جمود کا شکار ہے بیروزگاری، افراتفری، بدامنی، اغوا برائے تاوان، اور جس طرح ابھی خود منسٹر انفارمیشن نے کہا کہ تخریب کاری اور دہشت گردی کے واقعات اور بلوچستان میں بالخصوص قحط سالی کی صورت حال نے انتہائی خطرناک شکل اختیار کی ہے۔حکومت وقت نے اس پر مکمل خاموشی اختیار کی ہے۔جیپ ریلیاں ہورہی ہیں کار ریں دوڑائی جاری ہیں اور اس وقت بلوچستان پاکستان کا صوبہ ہے جو عملاً بالکل رُک گیا ہے۔جہاں انسانی زندگی کی رفتار بالکل رُکنے کے برابر پہنچ گئی ہے۔میں ایک چھوٹی مثال آپ کو دوں جناب اسپیکر! 5 نومبر 2018ء کو اسی اسمبلی میں ایک قرارداد پر سات گھنٹے ہم نے بحث کی وہ قحط سالی سے متعلق تھی کہ بلوچستان کے تقریباً تمام اضلاع قحط سالی اور خشک سالی کی زد میں ہیں۔اور ہم نے تمام حقائق اعداد و شمار یہاں پیش کیئے۔ ہمارے پاس تمام data ہے تفصیل ہے PDMA کو ہم نے فراہم کی ہے۔اُس کے بعد اسی اسمبلی میں گو کہ یہ کام حکومت وقت کا تھا کہ وہ یہ معاملہ اس اسمبلی میں لے آتی ہم سے مدد مانگتی۔لیکن ہم نے حکومت کی توجہ خشک سالی اور قحط سالی کی طرف دلائی۔ پھر اُس کے ساتھ جناب والا! ہمیں یہ علم تھا کیونکہ یہ ناتجربہ کار حکومت جہاں انہوں نے کبھی ایک کروڑ بیس لاکھ، تیس لاکھ لوگوں پر حکمرانی نہیں کی ہے، ان کو معلوم نہیں ہے جہاں انسان بھوک افلاس اور پیاس سے مر رہے ہوں۔اُن کے لئے کیسی حکمت عملی بنائی جائے کہ ہم نے drought migration خشک سالی کے حوالے سے ہم نے کہا کہ ایک delegation بنائیں، ہم وفاقی حکومت کے پاس جائینگے۔ بلوچستان کے تمام اضلاع کو قحط زدہ آفت زدہ قرار دیں۔اس کے علاوہ جو سب سے زیادہ متاثر اضلاع ہیں اُن کیلئے خشک سالی سے متعلق پیکج لیں۔اس وقت پیاس اور بھوک سب سے زیادہ شدت میں ہیں۔لیکن بدقسمتی سے جناب والا! کیا ہوا۔سلیم کھوسہ صاحب میرے دوست ہیں میں اُن کو مورد الزام نہیں ٹھہراتا لیکن مجھے پتہ ہے۔ایک mind-set ہے۔گزشتہ ۷۰ سالوں سے جب ہم نے قحط سالی کے حوالے سے قرارداد پیش کی۔PDMA نے بہت کافی دنوں کے بعد جب میڈیا میں اس پر کافی شور ہوا قحط سالی سے خشک سالی سے متاثرہ بچوں کی تصویریں اخبارات اور میڈیا کی نظر بنیں تو PDMA نے کچھ ٹرکوں میں راشن بھیج کر اضلاع میں dump کر دیا۔ہم منتخب نمائندے تھے۔مجھے اسی بات کا ڈر تھا کہ کچھ لوگ اس کا فائدہ یہ اُٹھائیں گے کہ جی کچھ خرید و فروخت ہوگی۔ کچھ بوریاں اضلاع میں dump کی جائیں گی۔اور کہہ دیا جائے گا''کہ بلوچستان میں خشک سالی کا مسئلہ حل ہوگیا''۔خشک سالی

کے مسئلے کے لئے حکومت وقت نے ہم جن اراکین اسمبلی نے قرارداد پیش کی، نہ تو ہمیں ایک دن کے لئے تکلیف کی زحمت کی کہ بلائیں ہم سے بات کریں نہ ہم سے مشورہ مانگا گیا نہ ہمارے اضلاع کی تفصیلات مانگی گئیں۔ جناب والا! میرے ضلع میں چھ ٹرکیں جن میں سے دو ٹرکوں میں ٹینٹ اور رضایاں تھیں لیکن چار ٹرکوں میں جناب والا! 400 bags انہوں نے بھیجے ہیں ''دالوں'' کی۔ 400 bags ''چائے کی پتی کے'' اور 400 bags ''چینی'' کے اور 300 bags ایک کلوگرام ''نمک'' کے۔ اگر کلوگرام نمک بھی کسی دو تو تین سو خاندانوں سے زیادہ نہیں۔ تو یہ سارا راشن پچاس سے ساٹھ خاندانوں کے لئے بھی نہیں ہے۔ ہماری خواہش یہ تھی کہ یہ حکومت ہمارے ساتھ بیٹھتی۔

جناب اسپیکر: ثناء صاحب! چیف منسٹر بھی بیٹھے ہیں۔ واقعی بلوچستان کے حوالے سے بہت اہم issue ہے اگر چیف منسٹر صاحب کی موجودگی میں ہوتا۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: جناب اسپیکر! اس میں میں اپنی بات اگر ختم کرلوں۔ کھوسہ صاحب بیٹھے ہیں وہ میرے دوست ہیں وہ جواب دینگے۔ میں اس پر مختصراً دوبارہ کیوں یہ حکومت میرے خیال۔۔۔ (مداخلت)

جناب اسپیکر: ثناء صاحب! اس مسئلے کو اگلے منگل کیلئے لے جاتے ہیں۔ آج ہمارے جو سینیٹر صاحب انتقال کر گئے ہیں۔ اگر ایوان کی رائے ہے تو باقی کارروائی کو معطل کردیں۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: ٹھیک ہے جناب اسپیکر! لیکن آپ ایک رولنگ دے دیں کہ منگل کو دوبارہ بلوچستان میں قحط سالی کے حوالے سے جو یہ معاملہ درپیش ہے۔ اس کے علاوہ ہم چاہتے تھے کہ بلوچستان میں لاپتہ افراد کے لئے لوگ سراپا احتجاج ہیں۔ بلوچستان میں اساتذہ اور صحافی اس وقت اس اسمبلی کے باہر سرآپا احتجاج ہیں۔ بلوچستان میں اس وقت بیروزگار نوجوان سرآپا احتجاج ہیں ڈاکٹرز بھی سراپا احتجاج ہیں اپنے ایک ڈاکٹر کے اغوا کے حوالے سے۔ بلوچستان میں اس وقت گوادر میں ماہی گیر سراپا احتجاج ہیں۔ بلوچستان اسوقت بالکل شعلوں کی لپیٹ میں ہے۔ اور بدقسمتی یہی ہے کہ بلوچستان کی جو حکومت ہے بالکل خواب خرگوش سے اُٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہی۔ ہم چاہتے ہیں کہ منگل کو ان issues پر تفصیلی بحث لے آئیں۔ ان معاملات کو takeup کرینگے۔ thank you very much

جناب اسپیکر: شکریہ۔ میرے خیال میں آج ہماری یہ رائے تھی کہ ہمارے سابق رُکن اسمبلی اور اس وقت سینیٹر تھے اعظم موسیٰ خیل کے احترام میں باقی ماندہ ہماری جتنی بھی کارروائی ہے اُس کو آج مؤخر کرتے ہیں۔

وزیر محکمہ اعلیٰ تعلیم اور محکمہ اطلاعات: جناب اسپیکر! ثناء بلوچ صاحب نے صوبائی حکومت پر الزام لگایا ہے ہم

چاہتے کہ اُن کے الزامات کا تفصیلاً ایک ایک پوائنٹ کا جواب دے دیں۔جس طرح ثناء بلوچ نے گولہ باری شروع کی ہے اُس کا جواب دینا چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی اصغر خان اچکزئی صاحب۔

جناب اصغر خان اچکزئی: جناب اسپیکر! اپوزیشن نے نو منتخب معزز اراکین کو مبارکباد تک نہیں دی، گورنمنٹ کی مخالفت میں۔سب سے پہلے میں سردار مسعود خان لونی اور اپنے بھائی عبدالرشید بلوچ کو اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے اور ایوان کی طرف سے دل کی گہرائیوں سے مبارکباد دیتا ہوں۔دوسری بات یہ ہے کہ قحط سالی کے حوالے سے ثناء بلوچ صاحب نے بات کی، اس پر ہماری یہی عرض ہے کہ متعلقہ منسٹر سلیم صاحب اس پر کوشش کریں، پورا بلوچستان قحط سالی کا شکار ہے۔

جناب اسپیکر: اصغر خان صاحب! میں نے کہا کہ چیف منسٹر صاحب آجائیں، تو PDMA منسٹر بھی ادھر ہیں۔

جناب اصغر خان اچکزئی: جناب اسپیکر! اسمبلی کے باہر گیٹ پر اس وقت سارے ایجوکیشن والے، ہائیر سے پرائمری تک احتجاج پر ہیں۔کم از کم اس ایوان سے تین معزز رکن کو بھیج دیں تاکہ ان کو بخیر وخوبی یہاں سے اُٹھادیں۔

جناب اسپیکر: کون سا اہم issue ہے اُسکو کیسے کریں گے وہ ایکٹ آپ لوگوں نے اُدھر سے منظور کر کے لایا ہے۔

ملک سکندر خان ایڈووکیٹ: جناب اسپیکر! اُس ایکٹ کے تحت ایجوکیشن کو لازمی سروس کیٹگری میں لایا گیا ہے۔یہ تو ایجوکیشن کا محکمہ ہے جو صرف اور صرف اعلیٰ اخلاقیات کی بنیاد پر چلتا ہے۔اگر آپ لازمی سروسز میں اس کو لے آئینگے تو یہ آرمی، ایف سی، اور پولیس کی کیٹگری میں جائیں گے۔میرے خیال میں اس میں دوسری بات یہ ہے اب ان کو یہ آزادی ہے کہ بغیر وارنٹ کے کسی بھی جگہ کسی بھی بڑے اُستاد کسی بھی چھوٹے اُستاد کو گھسیٹ کے پولیس لے جاسکتی ہے۔اب اتنی بے قدری میں کہتا ہوں کہ اس کو پولیس یا آرمی ایکٹ نہ بنایا جائے یہ ایجوکیشن کا معاملہ ہے۔میں منسٹر ایجوکیشن سے بھی عرض کروں گا۔

جناب اسپیکر: ملک صاحب! میرے خیال میں ابھی تک ہاؤس میں نہیں آیا ہے۔کوئی کارروائی ہمارے ایجنڈے پر نہیں ہے۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! اسمبلی قواعد وانضباط کار کے تحت میں نے تحریک التواجمع کرائی تھی law and order پر کل ہمارے ایک ڈاکٹر صاحب شیخ ابراہیم خلیل کو اغوا کیا گیا ہے۔

جناب اسپیکر: آج کی ساری کارروائی ہم نے اگلے دن کیلئے مؤخر کر دی ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! ٹھیک ہے اگلے دن کیلئے۔ پہلی بات یہ ہے کہ وہ تحریک التوا اگر لائی جائے۔

جناب اسپیکر: وہ ہم نے دے دی ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: دوسری بات یہ ہے کہ جس طرح ثناء صاحب نے کہا یقیناً پورا صوبہ موسیٰ خیل سے لورالائی، ہرنائی پورا صوبہ قحط کی زد میں ہے۔

جناب اسپیکر: نہایت ہی افسوس کے ساتھ جس طرح ہاؤس کے فلور پر دوستوں نے کہا۔ ہمارے سابق رکن صوبائی اسمبلی اور سینیٹر سردار محمد اعظم موسیٰ خیل کا آج انتقال ہوا ہے، ایوان کی اگر رائے ہے۔ مرحوم کے احترام میں آج باقی ماندہ کارروائی کو مورخہ 18 دسمبر 2018ء بروز منگل تک کے لئے ملتوی کیا جائے۔ اب اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 18 دسمبر 2018ء بوقت سہ پہر تین بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 04 بجکر 35 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆